سوال

(204)اگر کوئی شخص ماہ بھاگن میں کسی کو 5 من پختہ گندم اس شرط پر دیوے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص ماہ بھاگن میں کسی کو 5 من پختہ گندم اس شرط پر دیوے کہ جب نئی گندم نکلے گی تو ساڑھے 7 من پختہ لے لوں کیا یہ جائز ہے ۔ ؟جواب مدلل ہو۔

جواب۔ یہ حدیثوں میں منع آیا ہے گندم قیمت مقرر کرکے لے لے اور قیمت مقررہ کرکے بیچے ۔ (فتاوی ثنائیہ جلد2 ص408) (اہل حدیث امرتسر ص13 مارچ 24 ء1933)

کیا اشیائے مرہونہ سے مرتہن کو نفع لینا جائز ہے ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مضمون پر اہل حدیث میں علماء نے خامہ فرمائی کی ہے ۔ مولوی عبد الستار صاحب و مولوی عبد الجبار صاحب جواز کے قائل ہیں ۔ اور مولوی عبد الوہاب صاحب عدم جواز کے قائل ہیں ناچیز کچھ تفصیل سے دونوں حضرات کے دلائل بیان کرکے اپنا خیال ظاہر کرتا ہے ۔ مولوی عبد الوہاب صاحب یا وہ حضرات جو عدم جواز کے قائل ہیں ان کی دلیل یہ روایت ہے لا یغلق الرہن من راہنہلہ غنمہ وعلیہغرمہ (ابن حبان)

مولوی عبد الجبار صاحب کا یہ فرمانا کہ یہ روایت ایسی کتابوں کی ہے جنمیں سے قسم کی حدیثیں ضعیف موضوع مقلوب منقطع مرسل پھری ہوئی ہیں ۔ میرے خیال میں یہ الفاظ مناسب نہیں کیونکہ علاوہ صحیحین سنن اربع میں بھی ضعیف مقلوب منقطع مرسل سے لازم آتا ہے کہ سنن اربع کی روایات ناقابل قبول ہیں ۔ اہل فن سے لازمی ہے کہ وہ کسی طبقہ کی کتاب کیوں نہ ہو ۔ سب کی روایات پر غور کریں ۔ ان کی روایت دیکھیں علمائے محدثین کے کلام پر غور کریں ۔ کہ انہوں نے کیا خیال ظاہر فرمایا ہے بہت ممکن ہو کہ ایسی کتابوں میں صحیح روایات اکثر موجود ہوں ۔ اور جب کہ حافظ ابن حجر علیہ الرحمۃ علامہ ابن جوزی حافظ زہبی ایسے حضرات نے اکثر ایسی موضوع اور ضعیف روایتوں کی تخریج فرمادی ہے اس لئے ان کی کتاب سے ایسے کتابوں کے رواۃ کے حالات معلوم ہوسکتے ہیں ۔

1۔ حضرت الوالم مولانا عبد الوہاب صاحب آروی کا مضمون بہ سرخی اشائے مرہونہ سے نفع ٹھانا جائز نہیں بلکہ سود ہے 20 ستمبر 1910 ص 5 اخبار اہل حدیث امرتسر میں ہے اس کا جواب حضرت العالم مولانا عبد الجبار صاحب کھنڈالوی کے قلم سے ہے ۔ بہ سرخی اشیائے مرہونہ سے نفع اٹھانا جائز ہے سود نہیں 10 اکتوبر 1918 کے اہل حدیث ص 9 پر شائع ہوا ہے پھر اس کا جواب مولانا آروی صاحب جنے 20 دسمبر کے اہل حدیث ص 7 پر شائع کردیا ہے فریقین کے مضامین نہایت قیمتی معلومات سے پر ہیں ان ہی کی طف جناب

مولانا بھوپالی نے ارشاد فرمایا ہے افسوس کہ تاوی کی محدود خدمت کے پیز نظر ہم ان علمی مقالات کو مکم طور پر شائد نہ کرسکے شائقین مذکورہ بالا پرچہ جات میں ان لفصیی مقامات کے ملاحظہ کرسکتے ہیں۔ (مولف راز مرحوم)

حافظ ابن حجر رحمۃ للہ علیہ حدیث متذکرہ بالا کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ حدث

(تلخیص الجیر ص246)

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ ابن حزم ایک روایت اور نقل فرمائی ہے جو یہ ہے۔

(تلخیص الجیر ص246)

غرض اس روایت کا مدار حضرت ابو ہریرۃ پر اور کسی صحابی سے یہ روایت معلوم نہیں ہوتی۔ اور اس پر محدثین کا اتفاق ہے کہ اس کے اکثر طرق ضعیف ہیں اور ساتھ ہی مرسل بھی ہے البتہ اگر اور طریقوں سے بصحت مروی ہوتی اور اس کے خلاف کوئی اصح روایت نہ ہوتی تو ضرور قابل عمل ہوسکتی تھی لیکن اس کے مخالف صحیح روایت موجود ہے۔ عن الی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کلان یقول الظہر یرکب بنفقتہ اذا کان مرہونا ولبن الدریشرب بنفقتہ اذا کان مرہونا وعلی الذي یرکب ویشرب النفقۃ

(نیل الاوطار ص102 بحوالہ ترمزی۔ ابن ماجہ ابوداد)

پہلا مذہب امام ابو حنیفہ۔ امام شافعی کا ہے اور دوسرا مذہب امام احمد کا ہے امام احمد کے موافق ایک اور حدیث بھی ہے۔ اذا کان الرابۃ مرہونۃ فعلی المرتہن علفہا ولبن الدریشرب وعلی الذي یشرب نفقتہ

(رواہ احمد)

غرض اس پر اتفاق ہے کہ جس میں لفظ مرتہن کی زیادتی ہے وہ روایت موقوف ہے مرفوع نہیں علامہ شوکانی نے اس قوکی تایئد میں ایک حوالاحماد بن سلمہ کی روایت کا اور دیا ہے۔ لیکن اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مرتہن بقدر مصارف نفع اٹھا سکتا ہے مگر یہ روایت حافظ بن حجر وعلامہ شوکانی نے استشہاداً پش کی ہے اور اس میں کہیں لفظ مرفوعا نہیں قطع النظر اس کے علامہ ذہبی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ حماد بن سلمہ نے امام بخاری نے احتراز کیا ہے۔ اور امام مسلم نے بطور شواہد ان کی رویات لی ہے۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جیسا امام بخاری نے فرمایا وقال ۃ غیرۃ عن ابراہم النخعی تو مغیرہ تک سعید بن منصورر نے وصل کیا ہے۔ اور اسی روایت کی حمد بن سلمہ نے توضیح کی ہے حافظ صاحب علیہ الرحمۃ اس حدیث الظہر یرکب کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں۔ حدیث وفیہ حجۃ لمن قال یجوذ للمرتہن الا نتفاع بالرہنا ذا قام بمصلحتہ ولولم یاذن بہ المالک وہو قولا حمد واسحاق و طائفۃ قالوا ینفع المرتہن من الرہنلا ر کو بوا لحلب بقدر النفقۃ ولا تنتفع بغیر ہما لمفہوم

(فتح الباری صفحہ بمبر103)

اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ شارع علیہ السلام نے کسی صحیح روایت میں انتفاع کو محدود نہیں فرمایا۔ اور نہ اس سے ی ثابت ہوا ہے کہ آپ نے علاوہ سواری اور دودھ کے جانوروں کے انتفاع کو ناجائز قرار دیا ہو بلکہ یہ حکم عام ہے اور مرتہن کو اختیار ہے کہ وہ جس قدر چاہے اس سے نفع اٹھائے اور ہر شے مرہونہ سے وہ متمتع ہوسکتا ہے علامہ وقت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ پر نئی روشنی ڈالی ہے فرماتے ہیں میرے نزدیک ان دونوں حدیثوں میں اختلاف نہیں ہے۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ پہلی حدیث میں حکم عام ہے مگر جس وقت راہن کو شے مرہونہ کے تلف یا ہلاک کا خوف ہوا۔ اور مرتہن اس کا خرچ اٹھائی تو ایسی صورت میں لوگ جس قدر انصاف کردیں اس شئے سے مرتہن نفع اٹھا سکتا ہے گو حضرت شاہ صاحب نے دونوں روایتوں میں تطبیق دینے کی کوشش فرمائی ہے مگر پھر بھی کسی اعتراض متذکرہ بالا کا جواب نہیں ہوسکتا چنانچہ علامہ ابن قیم فرماتے ہیں۔ علامہ موصوف نے اس بحث کو نہایت وضاحت سے تحریر فرمادیا تحریر بالا سے تین مذہب معلوم ہوتے ہیں ایک مذہب 1۔ امام ابو حنیفہ وغیرہ کا کہ انتفاع ناجائز ہے ایک 2۔ مزہب امام

احمد وغیرہ کا کہ شے مھونہ پر جتنا خرچ کیا ہو اسی قدر انتفاع جائز ہے 3 مذہب جو ظاہر حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ انتفاع شے مرہونہ سے جائز ہے اور اس میں شرط فضول ہے کہ جس قدر خرچ کرے اتنا ہی لے کیونکہ انتفاع کے معنی نفع حاصل کرنا ہے جب مرتہن نے اس پر صرف کیا تو اول تو اس کو اس کا حساب کتاب کرنا دشوار ہے دوسرے وہ اس کی حفاظت بھی کرے گا۔ تیسرے اگر وہ اسی قدر شی مرہونہ سے وصول کرے جس قدر اس نے صرف کیا ہے تو یہ انتفاع کہاں ہو یہ خواہ مخواہ کی سر دردی ہے۔ پس بقول امام ابن قیم وحضرت سید اسمٰعیل امرییمانی وغیرہ شے مرہونے سے نفع اٹھانا جائز ہے۔ اور جب ان دو کا ثبوت بروایت صحیح ثابت ہے تو اور چیزوں کا بھی اسی پر کر لینا چاہیے۔ ناچیز کی تحقیق اس مسئلہ میں یہ ہے اور علماء اس پر روشنی ڈالیں گے ممکن کہ ان شاء اللہ مفصل اس مسئلہ پر لکھنے کی مجھے ضرورت ہو۔

صلی اللہ علیٰ محمد وآلہ وسلم۔ (از قلم حضرت مولنا خالد صاحب التصانیف الھدیدۃ)

(اندرون اتوارہ بھوپال 29 ربیع الاول 1337ھ) (فتاوی ثنائیہ جلد 2 صفحہ 430-441)

فائدہ مرہون۔

چیز مرہون سے فائدہ لینا مرتہن کو جائز نہیں کینوکہ یہ سود ہے اور مسلمان بھائی کا مال حرام وجہ سے کھانا ہے۔ قرآن میں اللہ نے فرمایا! يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَأْكُلُوٓا۟ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ ایک اور جگہ اللہ نے فرمایا! ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ ٱلرِّبَوٰا۟ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ ٱلَّذِى يَتَخَبَّطُهُ ٱلشَّيْطَٰنُ مِنَ ٱلْمَسِّ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ان دمائکم واموالکم واعراضکم حرام علیکم لحرمتہ یومکم ہذا وبلدکم ہذا وشہرکم ہذا متفق علیہ اگر مرتہن کھتی کرے یا مکان کرایہ پر دیوے۔ یا حیوان کو کلائے تو جو کچھ خرچ کرے اس کی آمدنی سے اتنا لے لے اور باقی اس کے پاس امانت ہے یا تو رہن کے قرض میں مشار کرے جب اس کا قرض پور ہو جائے تو مرہون کو واپس کر دے یا وہ باقی فائدہ راہن کو دے دیوے اس کا کھانا مرتہن کو جائز نہیں اس واسطے کہ وہ حرام اور سود ہے صحیح بخاری میں ہے۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر یرکمب بنفقتہ اذا کان مرہونا ولبنا لدر یشر بنفقتہ اذا کان مرہونا وعلی الذي یر کبو یشرب النفقتہ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جتنا خرچ کرے اسی قدر سوالیکے۔ اور دودھ پیئے اس حدیث کے یہی معنی صحیح بخاری میں ہیں۔

اور فتح الباری میں بھی اس طرح ہے۔ بتفصیل تام مطول کے دیکھنے والے متقی پرہیز گار کو اس سے خوب شفاء ہو جاتی ہے اور صحیح بخاری میں ہے۔ عن سعید بن ابی بردۃ عن ابیہ قال اتیت المدینۃ فلقیت عبد اللہ بن سلام فقال الا تجی فاطعم سویقا وتمرا فدخل بف بیت ثم قال انک بارض الربا بہا فاش اذا کان لکعلیجل حق فاھدي الیکحمل تبن حمل شعیرا وحمل قت فلاتاخذہ فانہ ربا انتہی

ان سب سے یہ معلوم ہوا کہ جو کچھ خرچ کرنے کے بعد بچے وہ راہن کو دیوے یا س کے قرض میں حساب کرے خواہ مکان مرہون ہو یا زمین یا باغ یا حیوان۔ اگر راہن خود خرچ کرے تو مرتہن کو کوئی چیز لینی جائز نہیں نہ دودھ پینا نہ سواری کرنا نہ مکان کے کرایہ کی آمدنی سے لینا اور نہ زمین کی زرعات اور باغ کے پھل سے لینا جائز ہے اس واسطے کہ یہ حرام ہے اور سود ہے واللہ اعلم

(عبد الرحمن عفی عنہ مدرس مدرسہ حاجی علی جان مرحوم دہلی 23 جمادی الثانی 1339ء)

تعاقب

انتفاع بالمرہون کے بارے میں جمہور ہر سے مرہونہ میں حرمت کے قائل ہیں اور بعض علماء ظہر اور لبن الردمیں جواز انتفاع اور اس کے ماسوا میں مثل جمہور علماء حرمت کے قائل ہیں۔

فتح الباری میں ہے معقول احمد واسحاق وطاء فدقالوا ینتفع المرتہن من الرہنبالرکموب والحملب بقدر النفقۃ ولا ینتفع بغیرہا انتہی

غرضیکہ ماسواظہر ولبن الدرمیں علماء حرمت کے قائل ہیں اور خاص ارض مرہوہنہ کے بارے میں دو حدیثیں آچکی ہیں ۔ جن کا ماحاصل یہ ہے کہ بعد وضع خرچ اخراجات کے جو باقی بچے وہ قرضہ میں منسوب ہونا چاہیے ۔ یہ مانا کہ ہر دو حدیث اعلی طبقہ کی نہیں ہیں ادنی کی ہیں لیکن بعض علماء کا قول سے تو ان کی حثیت کم نہیں ہے س اہل حدیث 2 مارچ 1935 کے جواب نمبر 101 میں میرے خیال میں دور اندیچی اور غور سے کام نہیں لیا گیا جو رہا جیسے نازک معاملے میں ایسا کھلم کھلا فتوی جواز کا دے دیا گیا ہے ۔

والسلام علی خیر الختام ۔ حررہ العاجز و مولانا یوسف عفی عنہ (یکم مئی س 25 از زیرہ ضلع فیروزپور پنجاب)

اراضی مرہونہ کا نفع

گزارش ہے کہ اخبار اہل حدیث مورخہ 2 مارچ س 25ء کے ص 10 کالم نمبر 1 میں سوال نمبر 101 نظر سے گزرا جو کہ اراضی مرہونہ سے فائدہ اٹھانے کے متعلق تھا ۔ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا ہے کہ زمین کی مال گزاری اگر مرتہن کے زمہ ہے تو زمین کی پیداوار حاصل کر سکتا ہے اس پر مولوی محمد یوسف صاحب ساکن زیرہ فیروزپور نے عدم جواز کا تعاقب کیا فرمایا ہے جو اخبار یکم مئی 25 ص 10 پر درج ہے میں اس کے متعلق تین اکابر علماء کرام کا فتوی پش کرتا ہوں امید ہے کہ آپ اس کو بھی شائع فرماہیں گے ۔

1 ۔ مولنا مولوی محمد حسین صاحب مرحوم بٹالوی فرماتے ہیں اراضی مرہونہ سے مرتہن کو نفع اٹھانا جائز نہیں بلکہ اس سے نفع لینا راہن کا حق ہے موجب حدیث راہن کو رہب رکھنا نفع اٹھانے سے منع کرتا ہے لیکن اراضی مرہونہ سے مرتہن اس وقت نفع اٹھا سکتا ہے جب کہ تمام مال گزاری ادا کرے اور راہن اجازت دے ۔ عجز عن النفقۃ علی المرہون بموجب حدیث الظہر یرکب الحدیث گھوڑا وغیرہ جانور اگر گرد ہوں تو انکی خوراک عوض مرتہن ان پر سوار ہو سکتا ہے اور دودھ پی سکتا ہے یہ دونوں روایتیں مشکواۃ میں ہیں ۔

ابو سعید محمد حسین ۔ مونا جونا گڑھی دہلوی ۔ ان حضرات کی دلیل بھی یہی حدیث ہے مولوی صاح کے الفاظ یہ ہیں اگر اراضی مرہونہ پر کل اخراجات مرتہن خود کے اور راہن کے زمے حالت رہن مین کوئی خرچ نہ ہو تو اعلب مرتہن کو نفع بعوض اپنے نفقہ کے جائز ہوگا ۔جمہور کا مذہب اس کے خلاف ہے مولوی ابو طاہر صاحب کے مختصر الفاظ یہ ہیں ۔ کلام فی الانتفاع بالارض المرہونۃ اذا کانالمئون علیہمن نفقۃ وغیرہا مملاتد عوالا علیہ الحاجۃ

(محمد امین از امرتسر کٹڑہ بھائی)

مدیر مولوی محمد امین صاحب نامہ نکار ہذا نے یہ تینوں فتوے قلمی مجھے دکھائے ہیں واقعی ان تینوں صاحبوں کے دستخط ہیں 22 مئی س 25ء)

فتوی بابت انتفاع از مرہونہ

جناب مولانا صاحب مہربانی کر کے بغرض فائدہ عام فتوی ہذا شائع فرمادیں ۔ عین الدین دلب پوری

شے مرہون کے ساتھ نفع لینے میں اجازت راہن کو کچھ دخل نہیں بلکہ سود ہے مگر چند اشیاء مرہونہ سے نفع لینا جائزاہے ۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اظہر یرکب بنفقتہ اذا کان مرہونا ولبن الدریشرب بنفقتہ اذا کان مرہونا رواہالبخاري وغیرہ

اس حدیث میں بسبب نفقہ کے مرتہن کو اشیاء مرہونہ سے فائدہ درست کہا گیا ہے ان اشیاء ے مرہونہ کے ساتھ اور بھی بقیاس لاحق ہو سکتی ہے بعلت نفقہ اور کسب بھی مثل نفقہ ہے اگر زمین رہن رکھ کر خود آباد کیا اپنے نفقہ و کسب میں جواز نکلتا ہے ۔ قال الشوکانی فیالنیل فتکون الفرائد المنصوص علیہا فی الحدیثللمرتہن ویلحق غیرہا من الفوائد بہا القیاس لعدم الفاوقوالکسبمن جملتہا فلا وجہ للفرق بینہ وبینہا فتکون کلہا للمرتہن والمرء ون علیہمن نفقۃ وغیرہا مماتد عو بہ الحاجۃ المرتہن انتہی

اور اگر علت نفقہ وکسب اپنا نہ ہو تو شے مرہون سے فائدہ لینا سود ونا جائز ہے لگان ومال گزاری مرتہن ادا کرے نہ راہن ۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم حررہ احمد 1 ۔ سلمہ الصمد مدرس مدرسہ حاجی علی جان دہلی ۔ قال فی الفتح ونیہ حجۃ لمن قال بجواذ للمرتہن الا نتفاع بالرہن اذا قام بمصلحتہ ولولمیاذنا لمالک

ہاں اگر مرتہن لگان اور مال گزاری اس زمین کی ادا نہ کرے تو البتہ سود ہوگا ۔

حررہ ابو طاہر البہاری عفی عنہ الباری المدرس الاول فی المدرسہ احمدیہ الکا ئنتافی البلدۃ آرہ 24 محرم سن 39ء)

مرتہن کو اشیاء مرہونہ سے فائدہ اٹھانا لاریب جائز اور درست ہے ؟

اخبار اہل حدیث مورخہ 26 جولائی سن 1918ء میں کسی صاحب کی طرف سے یہ مضمون نکلا ہے کہ اشیاء مرہونہ کے ساتھ فائدہ اٹھانا درست ہے یا نہیں ۔

جواباً! گزارش ہے کہ جائز ودرست ہے ۔ اخرج البخاري بلفظ الظهر يركب بنفقتہ اذا کان مرہونا ولبن الدريشرب بنفقتہ اخرجہ ابن ماجو عن ابی ہریرۃ مرفوعا وابوداود عنہ لبن الدريحلب بنفقتہ اذا کان مرہونا والظہر یرکب بنفقتہ اذل کمان مرہونا وعلی الذي يحلب ويركب النفقۃ قال ابوداود وہو عندنا صحیاًح انتهى واخرج الترمذي عنہ مرفوعا الظہر یرکب اذل کان مرہونا ولبن الدريشرب اذا کان مرہونا وعلی الذي يركب وعلی یر محب ويشرب نفقتہ قال الترمذي ہذا حديث حسن صحیح واخرج الحاکم والدار قطنی من حدیث ابی ہریرۃ مرفعا الرہن مرکوب ومحلوبز

خلاصہ ان تمام روایتوں کا یہ ہے کہ اشیاء مرہونہ سے فائدہ جائز ہے مگر بعض عالم یرکب ویشرب کا فاعل راہن کو بتاتے ہیں اور بعض مرتہن کو فریق ثانی کا قول حق ہے ۔ اس لئے کہ بعض روایت میں لفظ مرتہن آچکا ہے چنانچہ وہ روایت یہ ہے ۔ حدثنا احمد بن داود حدثنا اسمعیل بن ابراہیم الصائغ حدثنا ہشیم عن زکریا عنا لشعبی عن ال شعبی عن ابی ہیرۃ مرفوعا اذا کانت الرابۃ مرہونۃ فعلی المرتہن علفھا ولبن ال = ریشرب وعلی الذي ي نفقتہا شرب

<u>1 ۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا احمد اللہ پرتاب گڑھی ثم الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے از مشاہیر واکابر اہل حدیث (سعیدی)</u>

اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مرتہن ہی یرکب ویشرب کا فاعل ہے باقی جو احادیث اس کے مخالف ہیں اوس تو ضعیف ہیں ثانیا وہ اس کے مخالف نہیں ہیں بلکہ ان احادیث میں مرتہن کو اشیاء مرہونہ کے ساتھ اور کسی قسم کی شرط جو جر منفعت میں ہو اس سے روکا گیا جیسا کہ صاحب سبل السلام وغیرہ نے کہا ہے صاحب علام الموقعین نے اس بحث کو بسط کے ساتھ لکھا ہے ۔

(عبد الستار کالنوری نزیل دہلی 8 زیقعدہ سن 36ھ)

(فتاوی ثنایئیہ جلد 2 ص 16 ۔ 17)

گروی سے نفع اٹھانے کے عدم جواز پر نئی دلیل ۔

اس حدیث سے گروی شئ سے فائدہ اٹھانا بھی ناجائز ثابت ہوا کیونکہ جب بیع میں صرف ایک شرط ہونے کی صورت یں فائدہ اٹھانا جائز نہیں ہے تو گروی جسمیں شئ بالکل مالک کی رہتی ہے اس سے فائدہ اٹھانا کس طرح جائز ہوگا اور بیع اس کو نہیں بنا سکتے کیونکہ فریقین اس کو بیع نہیں بتاتے برخلاف سوال کی صورت کے کہ فریقین نے اس کو بیع بنایا اور بیع میں لکھایا اس لئے کہ سوال کی صورت کو ہر جگہ گروی کا حکم دے سکتے اور مروجہ گروی کا حکم گروی ہ کا رہے گا اور اس سے فائد اٹھانا سور کے حکم میں ہوگا ۔

(عبد اللہ امرتسری 12 فروری سن 1960ء) (فتاوی اہلحدیث صفحہ 32)

[فتاویٰ علمائے حدیث](#)

جلد 14 ص 116-208

محدث فتویٰ